

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

لاہور سے محمد حسین طہ (خریداری نمبر 3424) لکھتے ہیں کہ ہمارے ایک دوست چند سال سے پراسرار طور پر غائب ہیں تا حال ان کے متعلق کوئی خبر موصول نہیں ہوئی اس کے کچھ کپڑے وغیرہ میرے پاس بطور امانت موجود ہیں جن کے بوسیدہ اور ضائع ہونے کا اندیشہ ہے کیا یہ پارچہ جات کسی ضرورت مند کو دیئے جاسکتے ہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد لله، والصلاة والسلام على رسول الله، أما بعد

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں ایک عنوان بایں الفاظ قائم کیا ہے مفتود الخیر کی بیوی اور اس کے مال کا حکم لیکن اس کے متعلق کوئی فیصلہ نہیں فرمایا البتہ آپ کا رجحان پیش کردہ احادیث و آثار سے معلوم ہوتا ہے اس لیے کہا جاتا ہے کہ امام بخاری کے عنوانات خاموش مگر مخصوص ہوتے ہیں چنانچہ اس سلسلہ میں آپ نے حیرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک اثر پیش کیا ہے کہ انہوں نے کسی سے ایک لونڈی خریدی اس کی قیمت ادا کرنے سے پہلے مالک لاپتہ ہو گیا ایک سال تک اسے تلاش کیا لیکن وہ نہ مل سکا پھر آپ نے اس لونڈی کی قیمت کو بطور صدقہ خرچ کر دیا اور فرمایا اگر اس کا مالک مل گیا تو اسے قیمت ادا کر دوں گا اور صدقہ کے (ثواب کا خود حقدار ہوں گا اگر وہ اپنی طرف سے صدقہ کر دے تو اس کی صوابدید پر ہے۔ (فتح الباری: 9/532)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی اسی طرح منقول ہے ان تمام حضرات نے مفتود الخیر کے مال کو گرہی ہوئی چیز پر قیاس کرتے ہوئے یہ فیصلہ دیا ہے کہ سال تک اس کا انتظار کیا جائے اگر نہ مل سکے تو وہ مال اس کی طرف سے صدقہ کر دیا جائے اگر اس کے بعد وہ مل جائے تو صدقہ کا اجر مال لینے کا اختیار دیا جائے صورت مسئلہ میں مفتود الخیر کے کچھ کپڑے وغیرہ بطور امانت سائل کے پاس موجود ہیں جن کے بوسیدہ اور ضائع ہونے کا بھی اندیشہ پیش کردہ تصریحات کی روشنی میں یہی فیصلہ دینا مناسب ہے کہ لمبوسات کی قیمت کا حساب لینے پاس رکھ لیا جائے اور لاپتہ دوست کی طرف سے ان پارچہ جات کو مساکین اور ضرورت مند پر صدقہ کر دیا جائے اگر گم شدہ شخص صدقہ کرنے کے بعد واپس آجائے تو اختیار دیا جائے اگر صدقہ بحال رکھے تو عند اللہ ثواب کا حقدار ہوگا اگر لینے کپڑوں کی قیمت لینا چاہے تو اسے قیمت دے دی جائے اور صدقہ کے ثواب کا حقدار وہ شخص ہوگا جس کے پاس کپڑے بطور امانت پڑے تھے اور اس نے مساکین کو دے دیئے تھے۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد: 1 صفحہ: 463